بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شان رسول عربی

ترتیب

خلیفہ حضور شیر نیپال حضرت مولانا محمد فیروز عالم چمن برکاتی

امام وخطیب غوثیہ جامع مسجدِ ضلع تنہوں، دولے گونڑا (نیپال)

ناشر

الحاج محمد آیت الخمیر صاحب

ابن الحاج محمد رمضان میاں صاحب

آروگھاٹ، دھارنگ، نیپال

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : شان رسول عربی

ترتیب : خلیفہ حضور شیر نیپال حضرت مولانا محمد فیروز عالم چمن برکاتی
امام وخطیب غوثیہ جامع مسجدِ ضلع تنہوں، دولے گونڑا (نیپال)

ناشر : الحاج محمد آیت الخمیر صاحب

تعداد : گیارہ سو

صفحات :

قیمت :

برائے ایصال ثواب

● مرحومہ صغیرہ خاتون صاحبہ ● مرحوم عبدالغفور صاحب ● زہرہ بی بی صاحبہ

ملنے کے پتے

- مدرسہ گلشن برکات دولے گونڑا نیپال، +977 984-6226786
- برداہا، مہوتری نیپال
- خانقاہ برکات لہنہ شریف، نیپال

فہرست مضامین

انتساب
تقریظ
عرض حال

پہلا باب

ذکر مصطفیٰ ﷺ
جہاں ذکر خدا ہوگا وہاں ذکر مصطفیٰ ہوگا
ذکر مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ ﷺ
ذکر مصطفیٰ اور حضرت آدم علیہ السلام
روز جمعہ یوم درود مصطفیٰ ﷺ
ذکر مصطفیٰ کی ڈیوٹی
ذکر مصطفیٰ سے مرادیں ملتی ہیں
ذکر مصطفیٰ قرب مصطفیٰ کا ذریعہ
راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی

دوسرا باب

حیات مصطفیٰ ﷺ
انبیا قبروں میں زندہ ہیں
سفر معراج حیات انبیا کی روشن دلیل
حضرت عمر نے پہلوئے مصطفیٰ میں جگہ طلب کی
روضۂ رسول سے آواز آئی

تیسرا باب

رحمت مصطفیٰ ﷺ
کفار کے لئے رحمت کی چادر
حضور کے نام میں بھی رحمت
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ہرنی کی فریادرسی
روزے کا کفارہ اور اختیارات مصطفیٰ
حج کی فرضیت اور اختیارات مصطفیٰ
تنہا خزیمہ کی گواہی دو گواہوں کے برابر
حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز
حضور کے مسکرانے کی وجہ

پانچواں باب

علم مصطفیٰ ﷺ
اول وآخر کا علم
منافق کی موت کی خبر
آنے والے زمانے کی خبر جو سچ ثابت ہوئی
وہ دس جن کو جنت کا مژدہ ملا
علم غیب پر قاضی عیاض کا فتویٰ

چھٹا باب

رفعت مصطفیٰ ﷺ
فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

ساتواں باب

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میلاد مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں میلاد مصطفیٰ
عید میلاد النبی ﷺ پر بیس دلائل
شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں

آٹھواں باب

صفات مصطفیٰ ﷺ
حضور ﷺ کی بچپن کی ادائیں
حضور ﷺ کی ہنسی اور مسکراہٹ
سرور عالم ﷺ کا انداز تکلم
حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک کی رنگت

نواں باب

شفاعت مصطفیٰ ﷺ
حضور کو شفاعت عطا کی گئی
محبوب آپ شفاعت کیجئے
حضور نے شفاعت اختیار کی
کافر شفاعت سے محروم رہیں گے
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے واہ واہ

دسواں باب

اطاعت مصطفیٰ ﷺ
اطاعت مصطفیٰ میں ہی خیر ہے
اطاعت کی برکت اور نافرمانی کا انجام
حضور کی حکم عدولی کا وبال

قرآن واحادیث سے ماخوذ معلومات سے لبریز متانت سے آراستہ تقاریر کا خوبصورت مجموعہ
اَلْمَوَاعِظُ الْعَظِیْمَۃ
معروف بہ
خطبات برکات
قیمت -/220
صفحات 400
مصنف: ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی
(تاراپٹی ۸، دھنوشہ نیپال)
ناشر: خواجہ بک ڈپو، ۲/۴۱۹، مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۔۶

انتساب

- سید المرسلین، خاتم النبین، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
- سیدین طیبین حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- سید الاولیاء حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
- سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- سید العلماء حضرت آل مصطفےٰ رضی اللہ عنہ
- سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
- سیدی حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طالب فیوض وبرکات

محمد فیروز عالم چمن برکاتی

نذرانۂ عقیدت

- شہید حق وصداقت حضرت حافظ محمد خلیل صاحب علیہ الرحمہ
- قاضی القضاۃ سیدی ومرشدی حضور شیر نیپال علامہ مولانا مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی مدظلۂ العالی صاحب سجادہ خانقاہ برکات، لہنہ شریف (نیپال)
- استاذ مکرم، حضرت علامہ ومولانا مفتی مجیب الرحمٰن صاحب قبلہ
- والدین کریمین حضرت مولانا محمد محمود علی برکاتی ومحترمہ شیدہ خاتون صاحبہ کی خدمات عالیہ میں یہ حقیر نذرانہ عقیدت ومحبت کا پیش ہے۔

خاک پائے بزرگاں

محمد فیروز عالم چمن برکاتی

تقریظ

ازقلم: استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی محمد مجیب الرحمن برکاتی

ناظم ومہتمم جامعہ فیضان مصطفی، برداہا، مٹیہانی نگر پالیکا وارڈ نمبر 2 نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

اللہ رب العزت کے بعد سب سے عظیم ہستی اور محبوب ترین شخصیت حضور سید عالم، نور مجسم ﷺ کی ہے۔ محبت کا فطری تقاضہ ہے کہ محبوب کا ذکر عزت وتکریم کے ساتھ کثرت سے ذکر کیا جائے اور محبوب کی اطاعت کی جائے۔ قابل صدر شک ہیں وہ حضرات جو ذکر خدا کے ساتھ ذکر محبوب سے بھی اپنی زبان کو حلاوت بخشتے رہتے ہیں۔

فاضل نوجوان، عزیز مکرم مولانا محمد فیروز برکاتی عم فیوضہ، جن کی تلاوت، گفتگو، نعت خوانی، تواضع، انکساری، نشست وبرخاست، حسن اخلاق، سوز وگداز اور مہمان نوازی سے اسلاف کی مہک آتی ہے، انہوں نے نبی اکرم، رسول محتشم ﷺ کی عظمت وشان پر دلالت کرنے والی ایمان افروز، روح پرور احادیث جمع فرما کر بہت بڑی سعادت حاصل کی ہے اور اہل عشق ومحبت اور عوام وخواص کو روحانی، ایمانی عظیم ذخیرہ عطا کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے، صحت وسکون کے ساتھ زندگی بسر کریں اور دین وملت کی یونہی تا دیر خدمت انجام دیتے رہیں۔

محمد مجیب الرحمن صدیقی برکاتی عفی عنہ

عرض حال

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد!

ایک لمبے عرصہ سے میری خواہش تھی کہ میں کوئی ایسی کتاب ترتیب دوں جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلم کی شان میں ہو، جسے پڑھ کر قارئین کرام کے دلوں میں سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سچی محبت و عقیدت بہ آسان بیٹھ جائے ۔اور آنے والی نسلیں بھی سرکار دوعالم ﷺ کی محبت والفت میں مچلیں اور حضور کی حیات مبارکہ کے چند اہم گوشوں سے مختصر سے وقت میں واقف ہوسکیں ۔ الحمدللہ! یہ آرزو واللہ وحدہٗ لاشریک نے بطفیل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پوری فرمائی اور چند ماہ کی جد و جہد کے بعد یہ خوبصورت گلدستہ اب قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ اگرچہ اس کتاب کے مشمولات وعنوانات نئے نہیں ہیں ،ان سب عنوانات پر کتابیں موجود ہیں مگر ایک مختصر رسالہ جس میں یہ تمام ضروری ابواب ومضامین ہوں اس کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا خاص کر نیپال کے جس حصہ میں فقیر دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس خطے میں اس طرح کے رسالہ کی سخت ضرورت تھی اور اسی لئے سعی کی گئی ہے جو مقبولیت کی سند سے باوقار ہوئی ہے۔

میں ان تمام محسنین کا شکر گذار ہوں جن کی دعاؤں ،تعاون اور مشوروں سے یہ نایاب یا خوبصورت گلدستہ وجود میں آیا خصوصاً حضرت علامہ مفتی محمد عبدالسلام صاحب امجدی کا جنھوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور مزید دیگر کتابوں کی ترتیب دینے کی ترغیب دی اور اس راہ میں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور مدد بھی کرتے رہے اور اصلاحات وترمیمات کر کے اس رسالہ کی وقعت کو دوبالا کرتے رہے۔

میں تمام قارئین کرام سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ رب العزت میرے قلم میں مزید قوت بخشے تا کہ میں آئندہ اور دیگر موضوعات پر کتابیں خطے کی

ضرورت کے اعتبار سے ترتیب دوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد فضائل درود پہ (گلدستۂ صلوٰۃ) نامی کتاب اور فضائل نماز پنجگانہ مع فضائل جمعہ اور سوال وجواب کی صورت میں ایک اور آسان کتاب جس میں ارکان اسلام کا نہایت ہی سلیس اور آسان انداز میں بیان ہومنظر عام پر آنے والی ہے۔

محمد فیروز عالم چمن برکاتی
دولے گونڑا تھہوں، نیپال
۷ رمحرم الحرام ۱۴۴۱ھ، بروز سنیچر

پہلا باب

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر اتنا بلند فرمایا ہے کہ اس کے ذکر کے ساتھ اس کے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، اذان میں بھی اور نماز میں بھی، علما کی محفلوں میں بھی، فرشتوں کی مجلسوں میں بھی اور انبیاء کرام کے مجالس میں بھی۔ زمین میں بھی آسمان بھی لوح محفوظ میں، آسمانی کتابوں میں، عرش بریں جنت کے برگ وثمر شجر وحجر اور دیوار ودر میں بھی۔ کوئی ایسا لمحہ نہیں کہ جس میں حضور رحمت عالم ﷺ کا ذکر جمیل نہ ہو اور اگر کوئی بھی نہ کرے پھر بھی ان کا ذکر موقوف نہیں ہو سکتا کیونکہ خود رب قدیر حضور ﷺ کا ذکر کرتا ہے۔

جہاں ذکر خدا ہوگا وہاں ذکر مصطفی ہوگا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور عرض کیا: تحقیق میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے تو جبریل نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔'' (صحیح ابن حبان ج8 ص 175، حدیث نمبر 3382)

ذکر مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ ﷺ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اس وقت کہاں تھے، جب حضرت آدم جنت میں تھے؟ وہ بیان

کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبسم کناں ہوئے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان کی پشت میں تھا، اور اپنے باپ حضرت نوح کی پشت میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا، اور حضرت ابراہیم ں کی پشت میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء و اجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ تورات وانجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی، اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنیٰ میں سے نام عطا کیا، سو وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں، اور (اللہ تعالیٰ نے) حوض کوثر کا میرے لئے وعدہ فرمایا، اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنایا، اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری امت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔ (درمنثور ج6 ص332)

ذکر مصطفیٰ ﷺ اور حضرت آدم علیہ السلام

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام کا بھی ذکر کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، جبکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ (روح پھونکے جانے کے بعد) میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جہاں میں نے اسم ''محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم'' لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں حورعین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں

پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان بھی اسم ''محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم'' لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ (الخصائص الکبری، ج 1 ص 12)

روز جمعہ یوم درود مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک اُس کا درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیھم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ ج 1 ص 524، حدیث نمبر 1637)

ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈیوٹی

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کے خدوخال خوشی کے باعث چمک رہے تھے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اس سے پہلے آپ کو اس طرح خوشگوار اور پُر مسرت انداز میں کبھی نہیں دیکھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اتنا زیادہ

خوش کیوں نہ ہوں؟ حالانکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جبرئیل علیہ السلام مجھ سے رخصت ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے اور فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے پر اسی طرح درود بھیجتا ہے جس طرح وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے جبرئیل اس فرشتے کا کیا معاملہ ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے وقت سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک ایک فرشتے کی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ و السلام کی امت میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے وہ اس کے جواب میں یہ کہے کہ (اے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے) اللہ تجھ پر درود (بصورتِ رحمت) بھیجے۔ (مجمع الزوائد، ج 10: ص 161)

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرادیں ملتی ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنھم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک نماز تھے پس جب میں تشھد میں بیٹھا تو سب سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مانگو گے تمہیں عطا کیا جائے گا جو کچھ مانگو گے تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (ترمذی ج 2 ص 488 حدیث نمبر 593)

ذکر مصطفی ﷺ کی برکتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد ج 2 ص 287)

ذکر مصطفی ﷺ قرب مصطفی ﷺ کا ذریعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے خدمت گار تھے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تمام دنیا میں سے تم میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا پس جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے ان میں سے ستر (70) آخرت کی حاجتوں میں سے اور تیس (30) دنیا کی حاجتوں میں سے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس درود کو میری قبر میں اس طرح مجھ پر پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کیے جاتے ہیں اور وہ مجھے اس آدمی کا نام اور اس کا نسب بمعہ قبیلہ بتاتا ہے، پھر میں اس کے نام ونسب کو اپنے پاس سفید کاغذ میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (کنز العمال، ج 1 ص 506 حدیث نمبر 2237)

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور

فرماتے اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو اللہ کا ذکر کرو ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی (آ گئی) موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ میرے والد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتنا درود بھیجوں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جتنا تو بھیجنا چاہتا ہے میرے والد فرماتے ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعاء بھیجنے کے لئے خاص کر دوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے) لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا اگر میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا اگر میں اپنی دعا کا تین چوتھائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے لیکن اگر تو زیادہ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر میں ساری دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں تو؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تو یہ درود تیرے تمام غموں کا مداوا ہو جائے گا اور تیرے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (ترمذی ج 4 ص 636 حدیث نمبر 2457)

دوسرا باب

حیاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح دنیا میں باحیات تھے اسی طرح اپنی قبر منور میں حیات حقیقی کے ساتھ جلوہ فرما ہیں ،ہاں ایک لمحہ کے لئے وعدۂ الٰہی کو پورا کرنے کے لئے ان کی روح پرواز ہوئی اور پھر اس لمحہ کے بعد وہی حیات۔اور آپ کی حیات مبارکہ کے سلسلے میں شک وشبہ پیدا کرنا کسی عقلمند سے متصور نہیں اور نہ ہی کسی عقیدت مند کے دل کو یہ بات گوارہ ہوسکتی ہے۔کیونکہ جب قرآن نے شہدائے اسلام کو مردہ کہنے بلکہ مردہ تصور کرنے پر بھی پابندی لگادی ہے تو پھر اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے نبیوں اور رسولوں کے بارے میں یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ معاذ اللہ وہ مرکر مٹی میں مل گئے۔

انبیا قبروں میں زندہ ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔(مسند الفردوس ج 1 ص 119 حدیث نمبر 403)

سفرِ معراج حیاتِ انبیا کی روشن دلیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے.اُنہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یادداشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی

وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا،تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتاتا چلا گیا اور میں نے خود کو انبیاء کی ایک جماعت میں پایا۔میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے،اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی اُن سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کرائی۔جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔(مسلم ج 1 ص 156 حدیث نمبر 178)

حضرت عمر نے پہلوئے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جگہ طلب کی

حضرت عمرو بن میمون اَودی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاو اور عرض کرو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔جب حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما واپس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اُمّ المومنین نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (متبرک) مقام سے زیادہ میرے لیے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔

(البخاری ج 1 ص 469 حدیث نمبر 1328)

روضۂ رسول ﷺ سے آواز آئی

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ انہیں غسل اور کفن دیا گیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں جو اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضۂ اَقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو۔ بے شک حبیب بھی ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 492)

تیسرا باب

رحمت مصطفی ﷺ

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو سراپا رحمت بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے، اور ایسے رحمت کہ اپنے تو اپنے پیرائے کے لئے بھی حضور اقدس ﷺ چادر رحمت بچھا دیتے ہیں، انسان تو انسان چرند پرند اور جانوروں کے لئے بھی رحمت کے پھول لٹاتے ہوئے دکھتے ہیں، تاریخ نے آپ ﷺ کی بے مثال رحمت و شفقتوں کی ایسی ایسی مثالیں ضبط کیں ہیں دنیا کے کسی باشاہ یا شفیق ماں میں بھی رحمت عالم ﷺ کی رحمتوں کی ایک جھلک بھی نہیں نظر آتی۔

کفار کے لئے رحمت کی چادر

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ پر جنگِ اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یومِ عقبہ کا تھا، جب میں نے خود کو (بطور نبی) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ (چلتے چلتے) اچانک میں نے دیکھا تو میں قرن الثعالب میں تھا۔ میں نے اپنا سر اُوپر اُٹھایا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اُس نے مجھے ندا دی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو اور اُن کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ اِسے کافروں کے متعلق

جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین (پہاڑ) کو اُٹھا کر اُن کے اُوپر رکھ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اَصلاب (نسلوں) سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(بخاری ج3 ص 1180 حدیث نمبر 3059)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے "رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ" (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنا کر بھیجا۔'' (المعجم الکبیر، ج 8 ص 196 حدیث نمبر 7803)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام میں بھی رحمت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں ''محمد''، ''احمد''، ''مقفی'' (بعد میں آنے والا) ''حاشر'' (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب لوگ جمع کئے جائیں گے) ''نبی التوبۃ'' (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور ''نبی الرحمۃ'' (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔''

(مسلم ج8 حدیث نمبر 182 حدیث نمبر 2355)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کردوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کردوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) ابھی دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُسے حکم

دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اِن الفاظ کر ساتھ کرے:
{اَللّٰهُمَّ، إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ، إِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ} ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی یہ حاجت پیش کردی ہے تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔''

(ترمذی ج5 ص569 حدیث نمبر 3578)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں میرا نام ''محمد'' انجیل میں ''احمد'' اور تورات میں ''احید'' ہے اور بے شک میرا نام اُحید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں اپنی اُمت سے جہنم کی آگ کو ہٹاؤں گا۔ سو تم عربوں سے اپنے دلوں کی گہرائی سے محبت کیا کرو۔''

(خصائص کبری)

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک کچھ سیاحت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں اور فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ وحی الٰہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر (تمہاری) نیکیاں دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔'' (مسند فردوس ج 1 ص 183 حدیث نمبر 686)

جانوروں کے لئے رحمت

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کون ہے، یہ کس کا اُونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔ (ابوداؤد ج 3 ص 23 حدیث نمبر 2549)

ہرنی کی فریادرسی

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے کہ کسی ندا دینے والے نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو 'یا رسول اللہ' کہہ کر پکارا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں اُنہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟

اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر لوٹ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کر دو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ترغیب وترہیب ج 1 ص 321 حدیث نمبر 1176)

چوتھا باب

اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اتنا نوازا ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اتنے کمالات واوصاف سے آپ ﷺ کو آراستہ فرمایا ہے کہ انہیں پڑھ کر دل آپ کی عقیدتوں کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے۔ آپ کی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنی قدر ومنزلت ہے کہ آپ جو بول دیں وہ قانون ہو جاتا ہے، آپ جو فرما دیں وہ شریعت جس سے انحراف ہلاکت وبربادی کے دہانے پر لے جاتا ہے۔ جو واجب نہ ہو آپ کہہ دیں تو واجب ہو جائے، جو کسی کے لئے جائز نہ ہو مگر آپ کا اذن مل جائے تو وہ جواز کی دلیل بن جائے اور جو ممنوع نہ ہو مگر آپ روک دیں تو ممنوع ہو جائے۔ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ میں اسی بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

روزے کا کفارہ اور اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن (یعنی غلام) میسر ہے۔ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں

تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک پیمانہ ہے)۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں لے جا کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔'' (بخاری ج 2 ص 684 حدیث نمبر 1834)

حج کی فرضیت اور اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔ (مسلم ج 2 ص 975 حدیث نمبر 1337)

تنہا خزیمہ کی گواہی دو گواہوں کے برابر

حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا جو کہ حضور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ساتھ لے کے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دی جائے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا: آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں پس اعرابی کی یہ آواز سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرما ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم میں نے تو آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے! اعرابی نے کہنا شروع کر دیا: اچھا تو گواہ لے آیئے۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ خریدا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سچا جانتے ہوئے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے تو خدا کے ہونے کا ہی ہمیں پتہ دیا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔ (ابو داؤد ج 3 ص 308 حدیث نمبر 3607)

حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور لوگ آپ کو کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے؟ پس حضرت براء نے فرمایا: جبکہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مالِ غنیمت، قیدی عورتیں اور بچے اور گھر کا ساز و سامان پڑا ہوا تھا، پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا یہاں تک یہ انگوٹھی بچ گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نگاہِ مبارک بلند فرمائی اور اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نگاہ نیچے کر لی، پھر نگاہ مبارک اٹھائی، اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نیچے کر لی، پھر تیسری بار نگاہ بلند فرمائی اور ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: اے برا! پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی لی اور میری انگلی پکڑی اور فرمایا: یہ لو، اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنائی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے اس انگوٹھی کے اتارنے کا حکم دیتے ہو جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما رکھا ہو: اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنائی ہے۔ (مسند احمد بن جج 4 ص 294 حدیث نمبر 18625)

حضور ﷺ کے مسکرانے کی وجہ

حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز میرے گھر میں آرام فرما تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں عرض گزار ہوئی کہ (یا رسول اللہ!) آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر وہ عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شمار فرما لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کر دی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب ہوا۔ وہ پھر عرض گزار ہوئیں

کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے مجھے اس گروہ میں شامل فرمادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لیئے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی دفعہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ ان (ام حرام) کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر یہ اس سے گر کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔

(بخاری ج3ص 1030حدیث نمبر 2646)

پانچواں باب

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع اشیا، جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات سے حاضر وغائب کا علم مرحمت فرمایا ہے، تمام کائنات انبیا ومرسلین اور تمام ملائکہ مقربین کے علم کو حضور علیہ السلام سے وہی نسبت ہے جو ایک قطرہ کے کڑوڑویں حصے کو کڑوڑہا سمندروں سے ہے، یعنی آپ اپنے صفت علم میں مثال ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں، نہ ہم مماثلت ومساوات کے قائل اور نہ عطائے خداوندی کے منکر۔ اللہ اور نبی کی مماثلت کسی صورت میں نہیں ہوسکتی تو۔ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی اتنا علم ثابت کیا جائے، ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم لا متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال ہے کہ خدا جہل سے پاک ہے۔ نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے۔ اب آئے علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ احادیث پڑھیں اور شمع ایمان کو فروزاں کریں۔

اول وآخر کا علم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور ہمیں کائنات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کی خبر دی، اب جو اُسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، حدیث: ۳۱۹۲ ص 453 ج 1)

فائدہ: اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ابتدائے خلق سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلے تک علم عطا کیا گیا ہے بلکہ دوسری حدیث میں تو ان کے نام، ان کے باپوں اور قبائل تک کے بھی ناموں کا علم آپ ﷺ کو عطا کیا گیا۔

منافق کی موت کی خبر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے آئے جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بڑی زور سے آندھی چلی کہ سواری زمین میں دھنسنے کے قریب ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آندھی منافق کی موت کے لئے بھیجی گئی ہے، جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۷۰)

فائدہ: سرکار مدینہ ﷺ کا مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے منافق کی موت کے بارے میں فرمانا آپ ﷺ کے خداداد علم کا منہ بولتا ثبوت ہے، نیز آپ ﷺ کا یہ فرمان اس نظریہ کی عکاسی کرتا ہے کہ آپ ﷺ کو علم ہے اور صحابہ کرام کا آنے سے انکار نہ کرنا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو مدینہ سے باہر ہیں مدینہ میں کیا ہوا آپ کو کیا معلوم یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ صحابہ کرام کا بھی وہی نظریہ جو نبی کریم ﷺ کا ہے۔ اور الحمدللہ رب العلمین اہل سنت وجماعت کا بھی یہی نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب پاک ﷺ کو غیب کے علم کی دولت سے نوازا ہے۔

آنے والے زمانے کی خبر جو سچ ثابت ہوئی

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ (ان کے مسائل حل کرنے کے بعد) آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہوگا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہوجاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو حضور نبی اکرم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا (لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا)، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔

(بخاری ج3 ص 1316 حدیث نمبر 3400)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا

حضرت عبدالرحمن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابوبکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ وہ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے (یعنی خود اپنا نام لیا)

(ابوداؤد ج 4 ص 211 حدیث نمبر 4649)

علم غیب پر قاضی عیاض کا فتوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردّد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت خیر جمع کر لیتا، اس لیے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے، کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

(نسیم الریاض شرح الشفا للقاضی عیاض، ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب ۳/ ۱۵۰)

ابن حجر قسطلانی فرماتے ہیں:

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القاء کیا)

(المواہب اللدنیہ المقصد الثامن الفصل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ۳/ ۵۶۰)

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو

غیب کا علم ہے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب الدنیۃ، الفصل الثالث، ۷/ ۲۰۰)

میں اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز نکلے اور اہل احد پر آپ ﷺ نماز جنازہ ادا کی، پھر واپس تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں، تمہارا گواہ ہوں خدا کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد شرک کروگے، لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ان خزانوں کو دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش کروگے۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۹)

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نگاہ نبوت کے سامنے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی، کیونکہ حبیب خدا ﷺ کا حوض جنت میں ہے اور نبی کریم ﷺ مدینہ شریف میں مسجد کے منبر پر کھڑے اس کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ حالانکہ جنت ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کی دوری پانچ سو سال ہے اور آسمان کل سات ہیں، اس طرح زمین سے جنت پینتیس (۳۵) سال کی دوری پر ہے اور حوض کوثر اسی جنت میں ہے جس کو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ مسجد نبوی شریف کے منبر شریف سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گذر دلِ فرش پر ہے نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم کروڑوں درود

چھٹا باب

رفعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انبیاءِ کرام علیہم السلام مخلوق خدا میں سب سے افضل واعلیٰ ہوتے ہیں، اللہ رب العزت نے جو رفعت و بلندی انہیں عطا فرمائی ہے کائنات میں کسی کو حاصل نہیں ہے۔لیکن تمام انبیاء ومرسلین کے کمالات وخوبیوں اور رفعت و بلندیوں سے بڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلندی ہے۔جو اونچائی، جو شان، جو فضیلتیں آپ کو ملی ہیں ان کا کیا کہنے، پیدائش سے لیکر نہیں بلکہ قبل از ولادت اور دنیا سے پردہ کرنے تک اور برزخ وحشر تک جو مقام آپ کو ملا ہے اس کے ذکر سے قرآن واحادیث کی سطر سطر پر نور ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے:

اے سیدنا آدم! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام "عبدًا شکورًا" (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا۔کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا، سو تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔

(بخاری ج3 ص1215 حدیث نمبر 3162)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔اتنے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔دوسرے نے کہا: یہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(ترمذی ج 5 ص 587 حدیث نمبر 3616)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی

درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھائیے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ (ابن ماجہ ج 2 ص 1440)

ساتواں باب

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد مصطفیٰ ﷺ کا مفہوم ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے، آپ کے کمالات ومعجزات بیان کئے جائیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اسے بیان کیا جائے۔ آپ کی نبوت ورسالت، عظمت و رفعت، فضیلت وکرامت، اوصاف وکمال اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی جو نوازشات ہیں ان کا ذکر کیا جائے۔ اور یہ کوئی نئی یا خلاف شرع بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آمد کا ذکر، آپ کی ولادت، آپ والدین کریمین، آپ کی طہارت و پاکیزگی، آپ کی عظمت و رفعت اور آپ کے اوصاف ومحاسن کا ذکر کیا ہے، خود مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے کیا ہے۔ پھر اسے بدعت کہہ کر آپ کے ذکر کو روکنے والا کیسا مسلمان ہے؟ میلاد النبی ﷺ کے ثبوت پر احادیث ودلائل ملاحظہ کریں اور جو لوگ اسے روکنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں انہیں منہ توڑ جواب دیں اور ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دیں کہ ؎

خاک ہوجائے عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: یارسول اللہ ﷺ آپ کو شرف نبوت سے کب نوازا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب آدم علیہ السلام ابھی تخلیق اور روح کے مرحلے میں تھے۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ

رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، (اس وقت ان کی کیفیت ایسی تھی) گویا انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق کفار سے) کچھ (نازیبا الفاظ) سن رکھے تھے (اور حضور نبی اکرم ﷺ کو بتانا چاہتے تھے)۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات حضور ﷺ کو بتائے یا آپ ﷺ علم نبوت سے جان گئے) تو حضور ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا: آپ پر سلام ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عبداللہ کا بیٹا محمد (ﷺ) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں سے بہترین گروہ (انسان) کے اندر مجھے پیدا فرمایا اور پھر اس گروہوں (عرب وعجم) میں تقسیم کیا اور ان میں سے بہترین گروہ (عرب) میں مجھے پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حصے قبائل بنائے اور ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر مجھے پیدا کیا اور پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور نسب (بنو ہاشم) میں پیدا کیا۔''
(ترمذی ج 5 ص 543 حدیث نمبر 3532)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ: قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا اور ان کے بہترین گروہ میں رکھا اور دونوں گروہوں میں سے بہترین گروہ میں بنایا، پھر قبائل کو منتخب فرمایا اور مجھے بہترین قبیلے میں رکھا، پھر اُس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے اُن میں سے بہتر گھرانے میں رکھا، میں اُن میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔'' (ترمذی ج 5 ص 584 حدیث نمبر 3607)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: بے شک رب کائنات نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو، اور

اولادِ کنانہ میں سے قریش کو، اور قریش میں سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرف انتخاب سے نوازا اور پسند فرمایا۔'' (ترمذی ج 5 ص 583 حدیث نمبر 3605)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں جو اعلیٰ حضرت سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں:

اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہرحال میں نے ان انوار میں غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار اُن ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور ومقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوارِ رحمت کا نزول بھی ہو رہا تھا۔'' (فیوض الحرمین ص 80)

عید میلاد النبی ﷺ پر بیس دلائل

محدث عظیم حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے جواز اور ثبوت پر بیس دلائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۔ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر دینے پر ثوبیہ لونڈی کو آزاد کیا ہلاکت کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کس حال میں ہو۔

جواب دیا کہ ویسے تو سخت عذاب میں ہوں لیکن جس انگلی کا اشارہ کر کے میں نے لونڈی کو آزاد کیا تھا ہر سوموار کواکے منہ میں ڈالنے سے کچھ راحت مل جاتی ہے۔

۲۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ولادت کی خود تعظیم فرما کر اپنے درس دے رہے ہیں یعنی ہر سوموار کو روزہ رکھ کر۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کرنا قرآن کا مطلوب ہے

۴۔ جس زمانے میں کوئی عظیم دینی کام ہوا ہو جب وہ زمانہ لوٹ آئے تو اس کی تعظیم کرنا چاہئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس قاعدہ کو مقرر فرمایا۔

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ولادت کا بیان فرمایا: انا دعوۃ ابی ابراھیم وبشارۃ عیسی انا ابن الذبیحتین: میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں۔ میں دو ذبیحوں یعنی حضرت اسماعیل اور آپ کے والد حضرت عبداللہ کا بیٹا ہوں۔

۶۔ محفل میلاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا محرک، باعث اور سبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔

۷۔ محفل میلاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور کمالات اور آپ کی سیرت کا بیان ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

۸۔ جو شعراصحابہ کی مدح کرتے اور نعتیہ اشعار پڑھتے آپ ان سے خوش ہوتے اور ان کو انعامات سے نوازتے تو جب محفل میلاد میں آپ کے شمائل اور فضائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ اس سے خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔

۹۔ آپ کے معجزات اور سیرت کا بیان آپ کے ساتھ ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا موجب ہے وہ شرعاً مطلوب ہے۔

۱۰۔ محفل میلاد میں اظہار سرور، مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور آپ کی تعریف کرنا یہ سب چیزیں آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتی ہے اور آپ کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے

۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی فضیلتیہ بیان فرمائی کے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو اُس دن کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا جس دن آپ پیدا ہوئے۔

۱۲۔ تمام علما اور تمام شہروں کے مسلمانوں نے محفل میلاد کو مستحسن قرار دیا ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کی حدیث پاک ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک برا ہے اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳۔ محفل میلاد میں ذکر کے لیے جمع ہونا، نعت خوانی، صدقہ وخیرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور یہ تمام چیزیں سنت اور شرعاً مطلوب اور محمود ہیں۔

۱۴۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم تمام انبیاء کے واقعات آپ سے بیان کرتے ہیں جس سے آپ کا دل استقامت پر رکھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے ہم اپنے دل کی تسکین کے محتاج ہیں۔

۱۵۔ ہر وہ چیز جو عہد رسالت میں نہ ہو مطلقاً مذموم اور حرام نہیں ہے بلکہ اس کو دلائل شرعیہ سے دیکھا جائے گا اگر اس میں کوئی مصلحت واجبہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی اس طرح مستحب، مباح، مکروہ اور حرام یہ سب بدعت کی اقسام ہیں۔

۱۶۔ جو چیز صدر اول میں ہیئت اجتاعیہ کے ساتھ نہ وہ لیکن افراد کے ساتھ ہو وہ بھی مطلوب شرعی ہے کیونکہ جس کے افراد شرعاً مطلوب ہوں اس کی ہیئت اجتاعیہ مطلوب ہوگی۔

۱۷۔ اگر بدعت حرام ہو تو حضرت ابوبکر اور عثمان کا قرآن مجید جمع کرنا، حضرت عمر کا تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا اور تمام علوم نافعہ کی تصنیف حرام ہوجائے گی اور ہم تیر کمان کے ساتھ جنگ کریں اور بندوقوں اور توپوں سے جنگ حرام ہو اور میناروں پر اذان دینا سرائے اور مدارس بنانا۔ ہسپتال اور یتیم خانے بنانا سب حرام ہوجائیں۔ اس وجہ سے وہ نیا کام حرام ہوگا جس میں برائی ہو کیونکہ ایسے

بہت سے کام ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف میں سے کسی نے نہیں کیا مثلاً تراویح میں ختم قرآن، ختم قرآن کی دعا، ستائیسویں شب کو امام الحرمین کا خطبہ دینا وغیرہ۔

۱۸۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جو چیز کتاب وسنت یا اجماع یا اقوال صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور جو نیک کام ان کے مخالف نہ ہو وہ محمود ہے۔

۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں اچھا کام ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا تو اس کو ان کو اجر ملے گا اور اس کے اجور میں کمی نہیں ہوگی۔

۲۰۔ جس طرح حج کے افعال، صفا ومروہ کی دوڑ صالحین کی یاد تازہ کرنے کے لئے مشروع ہے اسی طرح محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرنے کے لیے مشروع ہے۔ (المولد الروی ص ۱۷)

شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں

میں ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔''

(الدر الثمین فی مبشرات النبی الأمین ﷺ، ص 40)

وضاحت: اس باب میں حضرت مولانا مدثر رضا پاکستان کے مضمون سے مکمل استفادہ کیا گیا ہے۔

آٹھواں باب

صفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس کس ادا اور کس کس خوبی وکمال کا بیان کیا جائے، آپ کی ہر ادا بے مثال، آپ کی ہر خوبی با کمال اور آپ کا ہر انداز نرالا ہے۔ بچپن کی عمر مبارک سے لے کر تریسٹھ سال ظاہر حیات مبارک تک کا ہر لمحہ ایسا ہے کہ اس کے ذکر سے ہی ایمان تازہ ہو جاتا ہے، دل کے باغوں میں غنچے کھلنے لگتے ہیں۔ آئے کچھ صفتوں ،خوبیوں اور اداؤں کا ذکر کر کے اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن کی ادائیں

حضرت حلیمہ کا بیان ہے کہ آپ کا گہوارہ یعنی جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ کی انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا جب آپ کی زبان کھلی تو سب سے اول جو کلام آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا "اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا"۔ بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ نے کپڑوں میں بول وبراز نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ ایک متعین وقت پر رفع حاجت فرماتے اگر کبھی آپ کی شرمگاہ کھل جاتی تو آپ رو رو کر فریاد کرتے اور جب تک شرمگاہ نہ چھپ جاتی آپ کو چین اور قرار نہیں آتا تھا اور اگر شرمگاہ چھپانے میں مجھ سے کچھ تاخیر ہو جاتی تو غیب سے کوئی شرمگاہ چھپا دیتا جب آپ اپنے پیروں پر چلنے کے قابل ہوئے تو باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے لڑکے آپ کو کھیلنے کے لئے بلاتے تو آپ فرماتے کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔

(مدراج النبوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی اور مسکراہٹ

امام ترمذی نے حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت حارث نے کہا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی تبسم تھی۔ حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لاتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ کار کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ کریم الاخلاق تھے ہنستے بھی تھے اور مسکراتے بھی تھے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ تکلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو آہستہ آہستہ، ہر لفظ الگ الگ کر کے تلفظ فرماتے اور بسا اوقات ایک لفظ کو یا جملے کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ تمام سامعین اس کو پوری طرح سن بھی لیں اور اس کا مفہوم سمجھ بھی لیں۔ اثناء گفتگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت تبسم فرمایا کرتے۔ حضرت عباس فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو کرتے تو معلوم ہوتا کہ دہن مبارک سے نور نکل رہا ہے۔ دوران گفتگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اوقات اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کرتے اور "اللہ اکبر" کہتے۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرمایا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سکوت بہت طویل ہوا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے جوامع الکلم صادر ہوتے تھے نہ ان میں غیر ضروری طوالت ہوتی اور نہ ایسا اختصار ہوتا جس سے کلام کے معانی کو سمجھنا مشکل ہو جائے۔ ام معبد نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندازِ تکلم کو خوب بیان کیا ہے فرماتی ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی اختیار فرماتے تو پیکر وقار

معلوم ہوتے اور جب گفتگو فرماتے تو ایک خاص قسم کی چمک روئے اقدس پر رونما ہوجاتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو بڑی حسین اور دلکش ہوتی۔

حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک کی رنگت

وہ صحابہ کرام جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑی شہرت رکھتے تھے ان میں سے جمہور صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کی ابیض سے توصیف کرتے اور بعض میں ہے ''کَانَ اَبیض مَلِیحًا'' سفیدی لیکن ایسی سفیدی جس میں ملاحت ہوتی۔ حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت سفید تھی جس میں سرخی کی ملاوٹ تھی یعنی سرخ وسپید۔ ابو ہریرہ فرماتے تھے رنگت ابیض تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاندنی سے ڈھالا گیا اور چاندنی سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ چاندنی کی سفیدی دوسری سفیدیوں سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس میں ایسی سفیدی تھی جس میں سرخی کی ملاوٹ ہوتی ایسی سفیدی نہیں تھی جو آنکھوں کو ناگوار گزرے۔

وضاحت: یہ باب مولانا عطاء الرحمن مالیگاؤں کے ایک مضمون کا خلاصہ ہے۔

نواں باب

شفاعت مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو جن خوبیوں اور مقام و مرتبہ سے نوازا ہے ان میں سے ایک سے ایک عظیم خوبی شفاعت ہے۔ جس کے ذریعہ قیامت کے دن آپ ﷺ اپنی گنہگار امت کو رب سے بخشوا کر جنت میں داخل کروائیں گے۔ جس دن نفسی نفسی کا عالم ہوگا، ہر کوئی پریشان حال ہوگا، مصیبت سے رہائی پانے کے لئے در در کی ٹھوکریں کھائیں گے آخر میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری دیں گے تو آپ ﷺ نجات دلانے کے لئے رب کی بارگاہ سجدہ ریز ہوجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا اور پھر آپ کے صدقے انبیاء و مرسلین ،اولیاء اور علماء وشہدا بھی شفاعت کریں گے۔ قیامت کے دن آپ کے سر مبارک پر جو تاج شفاعت سجے گا اس دن منظر کیا ہوگا ذرا اسے بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

حضور ﷺ کو شفاعت عطا کی گئی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں :ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی، میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (جائے تیمم) بنادی گئی لہٰذا میری امت میں سے جو شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے وہیں پڑھ لے، میرے لئے اموال غنیمت حلال کردیئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھے، مجھے شفاعت عطا کی گئی، پہلے ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانیت کی طرف مبعوث کیا۔

(بخاری ج 1 ص 128 حدیث نمبر 328)

محبوب آپ شفاعت کیجئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کے پلصراط پار کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر کہیں گے: اے محمد ﷺ یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ تمام گروہوں کو اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام (میں ہلکا پُھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد ﷺ کے پاس جا کر کہو: اپنا سر اٹھایئے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس میری امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر 99 لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنی امت اور اللہ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔" (مسند احمد بن حنبل، ج 3/ص 178، حدیث نمبر: 12824)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سطح زمین کو عظمتِ رحمن کے سبب اتنا کم کر دیا جائے گا کہ کسی بھی بشر

کے لئے فقط اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ ہوگی۔ پھر سب انسانوں سے پہلے مجھے بلایا جائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے اذنِ کلام دیا جائے گا تو میں کھڑا ہو کر عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ ہے وہ جبرئیل جس نے مجھے خبر دی، اور وہ اللہ کے دائیں طرف ہوں گے، اللہ کی قسم! میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، تو نے اس کو میری طرف بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے، کچھ کلام نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر مجھے اذن شفاعت دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے یہی وہ مقام (جہاں کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا) مقامِ محمود ہوگا۔" (المستدرک، ج 4: ص 614، حدیث نمبر: 8701)

حضور ﷺ نے شفاعت اختیار کی

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آنے والا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری آدھی امت کو بغیر حساب جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے کے درمیان اختیار دیا؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا نہیں مرے گا۔

(ترمذی، ج 4 ص 627 حدیث نمبر: 2441)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک قوم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت سے جہنم سے نکلے گی، پس وہ جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔" (بخاری ج 5 ص 2401، حدیث نمبر 6198)

کافر شفاعت سے محروم رہیں گے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے نکالے گا حتی کہ جہنم میں کوئی بھی (مؤمنین میں سے) باقی نہ رہے گا مگر جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی o وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے o) یہاں تک فرمایا سو (اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں (یعنی کافروں کو) کوئی نفع نہیں پہنچائے گی o)'' (جامع المسانید للإمام أبي حنیفۃ، 1 / 166)

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے واہ واہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

(ترمذی ج 4 ص 625، حدیث نمبر: 2435، أبوداود ج 4 ص 236، حدیث نمبر: 4739)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے محمد! جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت کا کیا حال ہوگا؟''

(ترمذی ج 4 ص 625، حدیث نمبر: 2436)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے سب سے بہتر آدمی میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! امت کے اچھے لوگوں کے لئے آپ کیسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے گنہگار لوگوں کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت سے جنت میں داخل کرے گا، جبکہ میری امت کے اچھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (المعجم الکبیر ج 8 ص 97، حدیث نمبر 7483)

دسواں باب

اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر مخلوق پر واجب ہے۔ جو آپ کی اطاعت کرے گا وہ دونوں جہان میں سرخرو اور کامیاب رہے گا اور جو آپ کی اطاعت سے منہ موڑ کر نافرمانی کرے گا اس کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی خراب ہوگی، وہ دونوں جہان میں ذلت و بربادی کی سزا پائے گا۔ قرآن میں حضور کی اطاعت کو باعث فوز وفلاح اور نافرمانی کو باعث نقصان فرمایا گیا ہے۔

اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی خیر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو، اور جب میں تمہیں کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔''

(بخاری ج 6 ص 2658، حدیث نمبر 6858)

حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دین حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایکفوج دیکھی ہے۔ میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کرلو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ

گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دینِ حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی۔ اور (دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔''

(مسلم ج 4 ص 1788 حدیث نمبر: 2283)

اطاعت کی برکت اور نافرمانی کا انجام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

(مسند احمد بن حنبل ج 2 ص 361، حدیث نمبر 8713)

حضور ﷺ کی حکم عدولی کا وبال

ایک روایت میں حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (برائے تصفیہ) بھیج دیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، اسی کے پاس چلے جاؤ۔ جب وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے (سارا قصہ بیان کرتے ہوئے) کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمایا ہے۔ جس پر

اس نے کہا کہ ہمیں عمر کے پاس بھیج دیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے آدمی سے) پوچھا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں اپنی جگہ پر ہی رکے رہو، میں ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ (یہ حالات دیکھ کر) دوسرا شخص وہاں سے بھاگ نکلا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ، بخدا! عمر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ مجھے بھی قتل کر دیتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرات کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: پس (اے حبیب!) آپ کے ربّ کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ (اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں) آپ کو حاکم بنالیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 522)

الحمدللہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زندگی اور سیرت پر مشتمل یہ خوبصورت گلدستہ اپنے اختتام کو پہنچا جس میں پیارے آقا ﷺ کے فضائل و کمالات کا ذکر جمیل ہے اور ان دس ابواب میں سے بعض کا تعلق عقائد نبوت سے بھی ہے۔ اس گلدستہ کی ترتیب میں عمداً یا سہواً کسی طرح کی کوئی لغزش ہوگئی ہو جس پر میں مطلع نہ ہو سکا اور قارئین کے علم میں آئے تو عرض ہے کہ اطلاع فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ اور رب کریم کی بارگاہ میں عفو و کرم اور بخشش کا طالب ہوں۔

طالبِ مغفرت

محمد فیروز عالم چمن برکاتی

متوطن برداہا، مہوتری نیپال، خادم مدرسہ گلشن برکات دولے گونڑا، تہوں نیپال